بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم جمعۃ المبارک

۲ جمادی الثانی ۱۳۷۱ ہجری

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۰/۶ | ۲۹ تبلیغ ۱۳۳۱ ہش | ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ فروری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی طبیعت آج بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے ناساز رہی۔ دل میں ضعف کے علاوہ عام کمزوری بھی زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

چوہدری ظفر اللہ خاں بغداد روانہ ہو گئے

قاہرہ ۲۸ فروری۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں قاہرہ میں چار دن قیام کرنے کے بعد آج بغداد روانہ ہو گئے۔ وہاں آپ عراق کے وزیر خارجہ اور دوسرے ممتاز لیڈروں سے بات چیت کریں گے اس کے بعد آپ کراچی واپس تشریف لے آئیں گے قاہرہ سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے فرمایا کہ برطانوی مصری جھگڑا بہت جلد طے ہو جانے کی امید ہے۔

سرحد اور بہاولپور میں بازیابی کے نگران افسر مقرر کرنے کا فیصلہ

بازیابی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۸ فروری۔ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کمیٹی کے صدر شیخ صادق حسن نے آج ایک پریس کانفرنس میں بازیابی کی رفتار کو قطعاً غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے ایک مرتبہ پھر وزارتی سطح پر ایک بین المملکتی کانفرنس کے انعقاد پر زور دیا۔ آپ نے مغربی پاکستان میں بازیابی کے کام پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ بالخصوص پاک پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی تعداد محض برائے نام رہ گئی ہے اس لئے کمیٹی نے اب دوسرے علاقوں میں براہ راست زیادہ توجہ دینی شروع کر دی ہے چنانچہ پچھلے دنوں سرحد اور بہاولپور کی حکومت نے آپ کی درخواست پر بازیابی کے کام کی نگرانی کے لئے علیحدہ اسپیشل افسر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان نئے اقدامات کے نتیجہ میں امید ہے کہ وہاں بھی بازیابی کی رفتار تیز ہو جائے گی۔ آپ نے آزاد کشمیر میں بازیابی کے کام کی بہت تعریف کی۔ نیز بتایا کہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔ بیگم جی اے خان اور بیگم عمر خان اللہ پر مشتمل ایک وفد مشرقی پنجاب میں جائے گا۔ اور وہاں بازیافتہ خواتین کے کیمپوں کا معائنہ کر کے ان کے حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔

پاکستانی بچوں کیلئے ۲۰ لاکھ ڈالر

کراچی ۲۸ فروری۔ بچوں کے بین الاقوامی مالی فنڈ سے پاکستان کے حصے میں ۲۰ لاکھ ڈالر آئے ہیں۔ یہ رقم بیمار بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے گی

اُن مفاد پرستوں اور دشمن کے ایجنٹوں سے خبردار رہیئے جو زبان کے جھگڑے سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں

مشرقی پاکستان کے پانچ ممتاز مسلم لیگی لیڈروں کا مشترکہ بیان

ڈھاکہ ۲۸ فروری۔ مشرقی پاکستان کے پانچ ممتاز مسلم لیگی لیڈروں نے جن میں صوبائی مسلم لیگ کے صدر مولانا عبداللہ الباقی بھی شامل ہیں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ان مفاد پرستوں اور دشمن کے ایجنٹوں سے خبردار رہیں جو زبان کے جھگڑے سے فائدہ اٹھا کر ذہنی انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ جب سے زبان کا جھگڑا اٹھا ہے بہت سے دہشت پسند اور دشمنوں کے ایجنٹ صوبے میں بے بنیاد اور غلط افواہیں پھیلا کر عوام کو گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ نظم و نسق میں خلل واقعہ ہو کر کسی طرح بدامنی پھیل جائے۔ یہ لوگ اچھی خاصی تعداد میں صوبے میں گھس آئے ہیں اور ان کے پاس اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے کافی وسائل موجود ہیں۔ بیان میں ان ممتاز لیڈروں نے تمام ذمہ دار جماعتوں اور شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صورت حال کو بہتر بنانے میں اپنی سی پوری مدد دیں۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ اس امر کا فیصلہ کر چکی ہے کہ مجلس دستور ساز بنگالی کو بھی سرکاری زبان مان لے نیز مجلس عاملہ نے صوبائی حکومت سے بھی کہا ہے کہ فائرنگ وغیرہ سے متعلق جو واقعات رونما ہوئے ہیں ان کی تحقیقات کرنے کے لئے اعلیٰ اختیارات کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جس میں ہائی کورٹ کے جج بھی شامل ہوں نیز جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں ان کے پسماندگان کو کافی معاوضہ ادا کیا جائے۔ صوبائی مسلم لیگ کے صدر کے علاوہ جن دوسرے لیڈروں کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا ہے ان میں نائب صدر خواجہ حبیب اللہ، سیکرٹری یوسف علی چوہدری۔ پاکستان مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری غیاث الدین پٹھان صوبائی لیگ کے جائنٹ سیکرٹری شاہ عزیز الرحمٰن کے نام شامل ہیں۔

معین الدین احمد کا بیان

صوبے کے امداد و آبادکاری کے وزیر مسٹر معین الدین احمد نے بھی ایک بیان میں اپیل کرتے ہوئے کہا ہے۔ جب بنگالی کو سرکاری زبان قرار دینے کی صوبائی اسمبلی بھی تائید کر چکی ہے تو اب صورت حال کو پوری طرح معمول پر لانے میں ہر ممکن مدد دیجئے۔ بنگالی کو ایک سرکاری زبان قرار دینے کا آخری فیصلہ مجلس دستور ساز ہی کرے گی میں مجلس کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے اس امر کی دم... (۴) پوری کوشش کروں گا کہ مشرقی پاکستان کے لوگوں کی خواہشات پوری ہوں۔

ہندوستان ڈاکٹر گراہم سے سلامتی کونسل کی منظور کردہ قرارداد کی بنیاد پر بات چیت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے (نہرو)

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ ہندوستان سلامتی کونسل کی منظور کردہ قرارداد کی بنیاد پر ڈاکٹر گراہم سے بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر گراہم کی حیثیت کے متعلق ہمارے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے ان کے گذشتہ دورے کے وقت ہمارا جو رویہ تھا وہ اب بھی برقرار رہے گا۔ یعنی یہ کہ ہم ان سے غیر رسمی گفتگو کریں گے۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد مجلس دستور ساز کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کا مقصد ریاست کے لئے آئین تیار کرنا ہے۔ نیز یہ انڈین پارلیمنٹ کے لئے چھ نمائندے بھی چنے گی۔ ڈاکٹر گراہم آج پیرس سے نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔

پنجاب میں اب تک ستر ہزار من گیہوں کا ناجائز ذخیرہ برآمد کیا جا چکا ہے

نئی سکیم کے تحت لاہور میں آٹے کی سپلائی کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے

لاہور ۲۸ فروری۔ ذخیرہ اندوزی کے خلاف جو مہم جاری ہے اس کے نتیجہ میں اب تک پنجاب میں ستر ہزار من گیہوں برآمد کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ چالیس ہزار من گیہوں کے ذخیروں کے متعلق لوگوں نے خود اعلان کیا ہے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ خاص طور پر لاہور شہر میں نئی سکیم کے ماتحت آٹے کی سپلائی کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ اس وقت آٹا پیسنے کے کارخانے ۲۵۰ ڈپوؤں کو آٹا بہم پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ کل صبح سے آج دوپہر تک مختلف ڈپوؤں کو تقسیم کی غرض سے ۹ ہزار بوریاں دی جا چکی ہیں۔ ان میں سے ایک مل ۳ ہزار من آٹا روزانہ پیس رہا ہے آج تمام ڈپوؤں پر آٹے کی تقسیم کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہی سیالکوٹ اور راولپنڈی میں بھی آٹے کی فراہمی کے اس نئے طریق پر عمل ہو رہا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل لاہور سے شائع کیا

مختلف مقامات پر یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

کوئٹہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۲ء کو جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام مصلح موعود کا جلسہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ باوجود سخت سردی کے احمدی اور غیر احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ قاضی شریف الدین صاحب نے پیشگوئی کی وضاحت اور اس کے معرض وجود میں آنے کی وجوہات بیان فرمائیں۔ نور الحق خان صاحب نے ثابت کیا کہ پیشگوئی کا لفظ لفظ اپنی پوری شان کے ساتھ معین مدت میں پورا ہوا۔ مکرم غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سلسلہ عالیہ نے اس بات کی وضاحت فرمائی۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ اس وقت ظاہری حالات ناموافق تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنی قدرت سے پوری کر کے ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تھا۔ فیض الحق خان صاحب نے ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود دنیا والوں کے لئے ایک نہایت مبارک اور مفید وجود ہے۔ اور اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آپ کی نسل کو بڑھایا۔ اور اس میں سے ایسا انسان پیدا کیا۔ جس کے ساتھ تمام دنیا کا مفاد وابستہ ہے۔ اور اس نے پیشگوئی کے مطابق دنیا کے کناروں تک شہرت پائی

آخر میں مکرم صدر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا عالی مقام۔ آپ کا رتبہ اور آپ کی عظمت کو بیان فرما کر حاضرین کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ اس قیمتی اور مبارک وجود کی قدر کریں۔ اور اپنے اعمال کو آپ کے منشا اور ہدایت کے مطابق بنائیں۔ اور حضور کے اعلےٰ عزائم اور مقاصد میں ممد اور معاون بنیں۔ کیونکہ یہی کامیابی کی کلید ہے۔ دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے نیک اور مفید نتائج پیدا کرے۔

محمد عیسےٰ جان سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کوئٹہ

منٹگمری

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود منایا گیا۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۴ بجے شام کھیل کے میدان میں کھیلیں شروع ہوئیں۔ لمبی چھلانگ اور سائیکل دوڑ کے علاوہ بہت سی کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ جن میں متعدد خدام اور اطفال شامل ہوئے۔ کھیلوں کے خاتمہ پر خدام اطفال اور احباب جماعت مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ مسجد کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ اور چراغاں کا بھی انتظام تھا۔ بعد نماز مغرب میاں ناصر علی صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا جس میں معزز حضرات نے تقاریر فرمائیں۔ جو احباب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر صاحب صدر نے کھیلوں میں اول اور دوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے منصفین نے ملک مبارک احمد صاحب کو بہترین کھلاڑی قرار دیا۔ ایک لمبی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ اختتام جلسہ پر حاضرین میں پھل اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور یوں ہمارا یہ ایمان افروز اور دلچسپ پروگرام ختم ہوا اللہ تعالےٰ ہمارے ایمانوں میں ترقی دے۔ اور ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

خاکسار عبد الحق ناصر قائد خدام الاحمدیہ منٹگمری

لجنہ اماء اللہ منٹگمری

۲۰ فروری ½۱۲ بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ منٹگمری کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب احمدیہ مسجد میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود پر متعدد تقاریر ہوئیں۔ اور نظمیں پڑھی گئیں۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری

ملتان شہر

مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد چوہدری عبد الحفیظ صاحب نے اپنا مضمون حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا مقام پڑھ کر سنایا۔ اخوند فیاض احمد صاحب نے اپنا مضمون ذوالقرنین پڑھ کر سنایا۔ جس میں ثابت کیا تھا کہ مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ذوالقرنین ہیں۔ ازاں بعد خاکسار محمد سعید زعیم نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ اور حضور کا اولوالعزم ہونا ثابت کیا دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار سعید نشتر زعیم انصار اللہ ملتان شہر

ڈیرہ غازیخان

۲۰ فروری ۷ بجے شام مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں زیر صدارت ملک عزیز محمد صاحب بی۔ اے، ایل، ایل۔ بی وکیل مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے تقریر کی۔ آپ نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اختتامی تقریر ملک صاحب نے کی اور جلسہ بعد دعا برخاست ہوا

خاکسار غلام رسول سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

قادیان کے تازہ حالات اور دوستوں سے دعا کی تحریک

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اس وقت قادیان میں بعض لوگوں کی انگیخت کے نتیجہ میں ہمارے درویش بھائیوں کے خلاف بعض فتنے برپا کئے جارہے ہیں۔ مثلاً قادیان کی انجمن کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ کیوں نہ اسے تارک الوطن انجمن قرار دیا جائے۔ اور اس نوٹس کی بنیاد یہ رکھی گئی ہے کہ انجمن کے سابقہ ممبر پاکستان جا چکے ہیں۔ حالانکہ جب انجمن اپنی ذات میں قائم ہے۔ اور رائج الوقت قانون کے مطابق باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ تو ملکی تقسیم کے وقت بعض ممبروں کا وطن چھوڑ جانا انجمن کے وجود پر ہرگز کوئی اثر نہیں رکھتا۔ ممبر تو ہمیشہ بدلتے ہی رہتے ہیں۔ مگر انجمن کا قانونی وجود ہر حال میں قائم رہتا ہے۔ مگر اس بے بنیاد بہانے کی آڑ میں ہمارے درویش بھائیوں اور ان کی دینی اور ملی خدمات کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اسی طرح ایک فتنہ یہ کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ جو کوچہ بندیاں سالہا سال سے احمدیہ محلہ میں بنی ہوئی ہیں۔ انہیں گروانے کی کوشش شروع ہے۔ تاکہ اس مخصوص محلہ میں غیروں کی آمد و رفت کا دروازہ کھول کر فتنے پیدا کئے جائیں

اسی طرح یہ بھی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ جو مکانات اس وقت قادیان میں ہمارے دوستوں کے زیر استعمال ہیں انہیں بے بنیاد دلائل کی بناء پر ضرورت سے زائد قرار دے کر ان کا کچھ حصہ واپس لے لیا جائے

ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں قادیان کی احمدی آبادی کو کمزور کرنے کی غرض سے کی جارہی ہیں اور بعض خود غرض لوگ حکومت کے بھی کان بھرتے رہتے ہیں۔ پس دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے درویش بھائیوں اور قادیان کی انجمن کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔

اس کے علاوہ قادیان میں بعض دوست بیمار بھی ہیں۔ مثلاً محترمی بھائی عبد الرحیم صاحب قریباً ایک سال سے فالج کی مرض میں مبتلا ہیں اور محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اعصابی کمزوری اور ضعف بصر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور ایک درویش خان محمد صاحب کو ٹی بی کا عارضہ ہے اسی طرح میاں عبد اللہ صاحب افغان قولنج میں مبتلا ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے اب تک ان کی صحت مخدوش چلی آتی ہے۔ دوست ان سب بھائیوں کو اپنی دردمندانہ دعاؤں میں یاد رکھیں

عزیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ مولوی فاضل کے امتحان کے لئے لکھنؤ گئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق دے۔

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے اب قادیان میں بھی "امداد درویشان کا فنڈ" کھول دیا گیا ہے۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کے مخلصین کی متحدہ کوشش سے درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کی زیادہ سے زیادہ امداد کر کے ان کی پریشانی کو دور کیا جائے۔ یہ ایک نہایت ضروری فنڈ ہے۔ جس میں ہمارے پاکستانی اور ہندوستانی بھائیوں کو بڑی فراخ دلی سے حصہ لینا چاہیئے۔ ورنہ وہ قادیان کے متعلق اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والے نہیں سمجھے جائیںگے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۲/۵۲

قانون کے گریجوایٹ توجہ فرمائیں

احباب کو اخبارات سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کے مقابلہ کا امتحان جولائی ۱۹۵۲ء کے وسط میں ہونے والا ہے۔ اور امیدواروں سے ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء تک ضروری کاغذات سمیت درخواستیں اپنے اپنے ضلع کے سیشن جج کو دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ قابل احمدی دوستوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس محکمہ میں ترقی اور خدمت وطن کے کافی مواقع ہیں۔ امید ہے احباب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور نوجوانوں کو اس مقابلہ کے امتحان میں شامل ہونے کی ترغیب دیں گے۔

محمد دین ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ہر صاحب استطاعت کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا ::

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۹ ، فروری ۱۹۵۲ء

ترکیہ اور دیگر اسلامی ممالک

پہلی عالمگیر جنگ کے بعد سے ترکیہ عربی ممالک سے ناراض سا چلا آتا ہے۔ یہاں تک کہ جدید ترکیہ کے موسس مصطفیٰ کمال پاشا کے دور اقتدار میں ترکیہ میں جو سیاسی تمدنی اور معاشرتی اصلاحات ہوئیں۔ وہ مشرقی اقوام سے علیحدگی اور مغربی دنیا سے وابستگی کے نقطۂ نظر سے کی گئیں۔ اور ترکوں نے نہ صرف مغربی تہذیب کو علی الاعلان اپنا ہی لیا۔ بلکہ اپنے تئیں مغربی اقوام میں سے شمار ہونے میں فخر و مباہات کا اظہار کیا۔ خلافت سے جو صدیوں سے شاہانِ عثمانیہ کا طرۂ امتیاز بنی چلی آتی تھی دستبرداری دے دی گئی۔ اور عربی دنیا سے نفرت اس قدر بڑھائی گئی۔ کہ عربی زبان میں اذان دینا بھی ممنوع قرار دے دیا گیا اور عربی میں قرآن کریم کا مطالعہ بھی ترک کر دیا گیا۔ تمام ترکوں کو مغربی لباس اور مغربی طور و طریق اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ترکی ٹوپی تک کے استعمال کو قومی شعار کے خلاف قرار دیا گیا۔ عورتوں کے لئے پردہ جرم قرار دیا گیا۔ مذہبی پیشواؤں پر قدغن لگا دیئے گئے۔ وہاں بھی مغربی طرز کے ہوٹل۔ تفریح گاہیں اور ناچ گھر وجود میں آ گئے عورتوں کو مغربی اقوام کی طرح مطلق العنانی بخشی گئی۔ الغرض عربی تمدن کے اثرات کی جڑیں تک کھود کر نکال دینے کی تا حد امکان کوشش کی گئی۔

مدت سے مغرب ترکیہ کو بیمار سمجھتا تھا۔ اس لئے ترکوں نے اپنی مزمن بیماری سے شفا پانے کا مجرب نسخہ یہی خیال کیا۔ کہ ہر مشرقی نشان اپنے ملک سے مٹا دیا جائے۔ اور ہر مغربی چیز بلا امتیاز اختیار کر لی جائے۔ تاکہ آئندہ مغرب ترکوں کو اپنی ہی طرح مہذب انسانوں کی فہرست میں داخل کر لے۔ اس تبدیلی کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ پہلی عالمگیر جنگ میں برطانیہ نے عرب ممالک کو اپنے ساتھ ملا کر ترکوں کے خلاف جو اس جنگ میں جرمنی کے ساتھ تھے ابھارا اور انہیں آزادی کے سبز باغ دکھا کر ترکیہ کی محکومی کا جوا اپنے کندھوں سے اتار دینے کے لئے پوری پوری حوصلہ افزائی کی۔ ترکیہ اس حادثہ عظیمہ سے بمشکل جانبر ہو سکا۔ اور بہت سے مقبوضہ علاقے اس کے قبضہ سے نکل گئے۔ جن میں سے عرب ممالک کے نکل جانے کا اسے کچھ کم صدمہ نہیں تھا۔ ترک اس کو عرب ممالک کی بیوفائی پر محمول کرتے ہیں۔ آڑے وقت میں ان ممالک کا دشمن کے ساتھ ملکر ترکیہ کے خلاف نبرد آزما ہونا واقعی ایک بڑا زخم تھا۔ اور ان کے خلاف ترکوں کی نفرت کا قدرتی باعث ہے

دوسری عالمگیر جنگ میں اگرچہ ترکیہ بظاہر غیر جانبدار رہا۔ لیکن اس کی غیر جانبداری قطعاً غیر جانبدارانہ نہیں تھی۔ بلکہ اتحادیوں کی طرفداری پر محمول تھی۔ چنانچہ آج ترکیہ امریکی برطانوی بلاک کا ایک سربرآوردہ ممبر ہے۔ اور ہر معاملہ میں اس کا مقام فرانس اور دیگر اتحادی ممالک سے کسی طرح کم نہیں سمجھا جاتا۔

بایں ہمہ ترک صدیوں سے مسلمان چلے آئے ہیں۔ اور اگرچہ گزشتہ انقلابات کے بعد سے ترکیہ میں اسلام کی حالت نازک رہی ہے۔ اور اس کی جڑیں اکھاڑنے کے بہت سے سامان موجود رہے ہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند سالوں سے ترکیہ مشرق سے جتنا دور نکل جانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اتنا ہی حالات زمانہ اس کو دوبارہ مشرق کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں جس طرح انقلاب زمانہ نے ترکیہ کو عرب ممالک سے توڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر انقلاب زمانہ ہی اس کو عرب ممالک اور مشرقی دنیا سے جوڑنے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ مشرق سے جو نفرت اس کے دل میں باقی تھی۔ وہ امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس کو محسوس ہونے لگا ہے کہ وہ فطرتاً مغرب سے دور اور مشرق سے قریب تر ہے۔ اور اس کی تقدیر مشرقی اقوام کی تقدیر سے ہی وابستہ ہے۔ عربی زبان سے جو وقتی نفور پیدا ہوا تھا۔ وہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ اور دنیا کے سیاسی حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ اب وہ اسلامی ممالک کے ساتھ ناطہ جوڑنے کے بغیر اپنی ہستی قائم نہیں رکھ سکتا۔

حال میں اس ضمن میں ایک نمایاں اقدام جو اس نے کیا ہے وہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو انقرہ آنے کی دعوت تھی ہمیں توقع ہے کہ پاکستان سے ترکیہ کے خوشگوار تعلقات جو اس دعوت کا لازمی نتیجہ ہے۔ ترکیہ اور اسلامی ممالک کے درمیان اور بھی قریبی اور مضبوط تعلقات کا ذریعہ ثابت ہوں گے۔ ترکیہ سو فیصدی ایک اسلامی اور مشرقی ملک ہے۔ اور اسلامی ممالک کے اتحاد میں اس کی ایک نہایت اہم پوزیشن ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ترکیہ اور تمام دیگر اسلامی ممالک اس اہمیت کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان اسلامی ممالک کے اتحاد کے متعلق جو تگ و دو کر رہے ہیں۔ اس کے ضمن میں آپ کا انقرہ تشریف لے جانا بڑا نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ اس سے ترکیہ اور دیگر اسلامی ممالک کے درمیان مفاہمت کو خاص تقویت پہونچی ہے۔ اور اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ اسلامی اتحاد کی زنجیر میں جس طرح پاکستان ایک خاص کڑی ہے۔ اسی طرح ترکیہ بھی ہے۔

دُعا کا تمسخر

مغرب زدگی بھی ایک خاص خطرناک بیماری ہے۔ خاصکر عقل و خرد کے لئے تو یہ زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے۔ اور جس انسان کو یہ لگ جاتی ہے۔ اسے پرلے درجہ کا جاہل بنا کر رکھ دیتی ہے خواہ وہ بزعم خود ہربرٹ سپنسر کا حافظ ہی کیوں نہ ہو۔

اس بیماری کی سب سے نمایاں علامت یہ ہے کہ اس کا مبتلا اسلام کی ہر بات پر تمسخر اڑانا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔ تاکہ سب لوگ اسے بلند خیال سمجھیں۔ ایسے ہی ایک بیمار روزنامہ آفاق کے موجودہ اشارات نگار جناب آفاقی صاحب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے "آفاق" کی ۲۹ ، فروری ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں "دُعا" پر تمسخر اڑایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آج اتفاق سے جماعت احمدیہ کا اخبار معاصر "الفضل" ہماری نظر سے گزرا۔ اخبار کا ایک کالم " درخواست ہائے دعا" کے لئے مخصوص ہے۔ جس میں مختلف اصحاب بیماری اور دوسری تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت اور "درویشان قادیان" سے دعا کی درخواست کرتے ہیں اس کالم میں ایک بزرگ نے درخواست کی ہے کہ امتحانات مڈل وہائی اسکول قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے صحابہ کرام اور "درویشان قادیان" سب بچوں کے لئے جو ان امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا فرمائے۔

ہمیں ڈر ہے کہ یہ دعا اگر قبول ہو گئی تو محکمہ تعلیم کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں جو لکھنے پڑھنے سے ہمیشہ جی چراتے ہیں۔ اور کئی کئی سال میں ایک درجہ پاس کرتے ہیں۔ لیکن اگر سب بچوں کو اس ترکیب کا پتہ چل گیا۔ تو ڈر ہے کہ کہیں تعلیم کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو کر نہ رہ جائے۔ اور پابندی پھٹکری لگے ہر بچہ امتحان میں پاس ہو جایا کرے۔

کچھ ہونہار قسم کے طالب علم امتحان کے دن نزدیک آنے پر کتابوں کے مطالعہ کی جگہ درویشوں کی خانقاہوں کے چکر لگانے شروع کر دیتے ہیں۔ اور ایسے تعویذ کی تلاش میں رہتے ہیں جنہیں بازو پر باندھنے سے کتابیں پڑھنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔" (آفاق لاہور ۲۹ ، فروری)

آفاقی صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی الکتاب دعا ہی سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ دعا ہر سچے مسلمان کو دن رات میں کم از کم ۳۲ دفعہ ضرور مانگنی پڑتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

(اے ہمارے خدا تعالیٰ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب بھڑکا۔ اور جو گمراہ ہو گئے ہیں۔

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام مسلمان بیشک دن رات فسق و فجور میں معروف اور دعا مانگ مانگ کر انعام پانے والے بن جائیں گے۔ اور سب انعام پانے والے ہو گئے۔ تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو مشکل پڑ جائے گی؟

اسلامی دعا کا فلسفہ ہرگز وہ نہیں ہے۔ جو عام جہلا کی طرح آفاقی صاحب نے سمجھ لیا ہے۔ اسلامی دعا میں ترک اسباب کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اور ہر احمدی بچہ جوان اور بوڑھا اس کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ یہ بات شائد آپ کے فلسفیانہ دماغ میں آنا مشکل ہے۔ لیکن عرض یہ ہے کہ دین کی باتوں کو رقیق مزاح و تمسخر کا تختہ مشق بنانا کسی مسلمان کے لئے زیبا نہیں مگر آپ .... تو ... . ماشاء اللہ . . . . . ہیں:

ضروری اعلان

ایک عدد رسید بک ۲۱۰۳۲ جماعت احمدیہ ٹنڈو باڑہ سندھ کو بذریعہ ڈاک مورخہ ۹/۱/۵۲ کو ارسال کی گئی تھی۔ مگر سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے کہ یہ رسید بک مورخہ ۷/۲/۵۲ تک ان کو نہیں ملی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ جماعتہائے احمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔ بلکہ کسی دوست کو اگر علم ہو۔ تو اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں:

نظارت بیت المال ربوہ

پیشگوئی المصلح الموعود کا پس منظر

(از مکرم ۔ ۔ غلام احمد صاحب بدوملہوی)

حضرت المصلح الموعود کے متعلق خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس عظیم الشان پیشگوئی سے مطلع کیا۔ اس کے وجوہ و اسباب اور اس وقت کے حالات مندرجہ ذیل تھے:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو براہین احمدیہ حصہ چہارم کی تصنیف کے ساتھ ساتھ ہی الہامات و رویا و کشوف کی کثرت شروع ہو گئی۔ اور فما رأی رویا الا و قد بلجت مثل الصبح کے مطابق کئی رویا و کشوف بہت جلد جلد پورے ہو کر جہاں نیک ظن لوگوں کی نیک ظنی و حسن عقیدت میں اضافہ کا باعث بنتے تھے۔ اور وہ زبانِ حال وقال سے ع

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

کہہ کر اپنی خوش عقیدگی و والہانہ محبت کا اظہار کرتے تھے۔ وہاں منکرین الہام کے لئے ورطۂ حیرت کا بھی سامان تھا۔ کہ کس طرح ایک انسان عظیم الشان غیب کی خبر دے سکتا ہے۔

(۲) جب حصہ چہارم کی تصنیف ختم ہوئی۔ اور طباعت و اشاعت کا کام اختتام پذیر ہونے کو تھا۔ تو خدا تعالےٰ کی ایک اور تجلی نے آپ کو نوازا جس کی بناء پر آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ اب میں خود نہیں جانتا۔ کہ یہ کام کونسا رنگ اختیار کرے گا۔ اب یہ کام (دفاع اسلام اور اظہار حقانیت اسلام) کس طرح سرانجام پائیگا کیونکہ اس کا متولی اب ظاہراً و باطناً خدا تعالیٰ ہے۔ (آخری اشتہار ٹائیٹل پیج براہین چہارم)

(۳) پھر آپ نے جب مجدد اسلام ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور مسیح موعود ہونے کا بھی اظہار فرمایا۔ تو ایک طرف عیسائیوں نے اس دعویٰ کو اپنے مسیحؑ کی ہتک سمجھا۔ بلکہ مسلمانوں کو جو شکار کرتے آ رہے تھے۔ اور کئی لاکھ ہندوستان میں عیسائی کر چکے تھے۔ اب انہیں فکر ہوئی۔ کہ اب وہ تر نوالہ ہم سے چھینا جا رہا ہے۔ اور مذہبی لڑائی کا رخ اس اسلامی پہلوان نے یکسر بدل دیا۔ کجا یہ حالت تھی۔ کہ مسلمان دفاع بھی نہ کر سکتے تھے۔ بلکہ ہر سال اپنے حلقہ کے نفوس بطور خراج عیسائیوں کی نذر کرنے کے عادی تھے۔ اور کجا یہ حالت کہ اب مسلمانوں میں سے مرزا صاحب علیہ السلام مدعی مسیحیت و مہدویت کے معتقدین نے ہتھیار لے کر عیسائیت کے قلعہ پر کاری ضرب لگا رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کو لینے کی بجائے دینے پڑ رہے ہیں۔

(۴) دوسری طرف آریہ سماج نے عیسائیوں کی دیکھا دیکھی اور ان کی کاسہ لیسی کرتے ہوئے اسلام پر حملے شروع کئے۔ اور چونکہ مسلمان علماء ان کا قطعی جواب نہ دے سکتے تھے۔ اس لئے ان کے اسلام توہین لیکچر و پمفلٹ کا بھی اس قدر اثر ہوتا جا رہا تھا۔ کہ دھرم پال اور ان کے ہمنوا مسلمان شدھی کی چادر لپیٹنا مناسب سمجھتے تھے۔

کو براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ پرانی تحریریں۔ شحنۂ حق سرمہ چشم آریہ کے ابتدائی اشتہار و خطوط اور سینکڑوں اشتہاروں نے آریہ سماج کے پنڈالوں میں کھلبلی مچا دی تھی۔ ان کے بعض سرغنوں کے متعلق بھی پیشگوئیاں ہو رہی تھیں۔ حتیٰ کہ آریہ سماج جو خدائی الہام کی منکر تھی۔ اس کا نمائندہ اپنے مذہب کے خلاف جھوٹے الہام کا مدعی بن کر یہ کہنے لگ گیا۔ کہ ہمارا الہام یہ کہتا ہے۔ کہ مرزا کا کاروبار بہت جلد مٹ جائے گا۔ غایت کار مہلت تین سال بتائی گئی ہے۔" (کلیات آریہ مسافر)

(۵) سکھ قوم بھی ایسے مقابلہ میں ہندوؤں کے ساتھ ہو گئی تھی۔ کیونکہ ان کے محبوب ولی عہد شہزادہ دلیپ سنگھ کی ناکام واپسی کا تذکرہ بھی بطور پیشگوئی اشتہاروں میں آ چکا تھا۔ اور واقعہ بھی ہو چکا۔ کہ وہ ناکام اپنی تمام آرزوؤں پر پانی پھیرتا ہوا عدن سے واپس انگلینڈ بلا لیا گیا۔

(۶) مسلمانوں کا کثیر طبقہ بوجہ مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مہدویت کے سخت مخالف ہو رہا تھا۔

(۷) خود مرزا صاحب علیہ السلام کے جدی رشتہ دار جو لامذہب اور دین سے بے خبر بلکہ اسلام دشمنی کا اس طرح ثبوت دے رہے تھے۔ کہ انہوں نے اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ اگر تیرا دعویٰ خدمت اسلام اور حقانیت محمد علیہ السلام و مسیحیت کا سچا ہے۔ تو اپنے ثبوت میں ہمیں ہمارے گھروں میں کوئی نشان دکھا۔ یہ لوگ قرآن کریم کی بے حرمتی کرنا معمولی بات سمجھتے تھے۔ دوسروں کو ستانے کے لئے قرآن پر پاؤں رکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجالس میں برا بھلا کہتے۔ بعض اور کئی قسم کے پاکھنڈ اختیار کر چکے تھے۔ (مختصراً از آئینہ کمالات اسلام حصہ عربی)

(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام اقوام کے چیدہ چیدہ لوگوں کو اپنے پاس بلا کر نشانِ آسمانی دیکھنے کی دعوت دی تھی۔ اور اپنے پاس رہنے بلکہ بعض کو کرایہ آمد و رفت بھی خود ہی دینے کی پیشکش کی تھی۔

(۹) قادیان کے چند ساہوکاروں نے بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو اپنے اشتہار اور دیگر خطوط کے ذریعہ بار بار اس امر کی دعوت دی کہ اسلام کی سچائی کے لئے کوئی نشان دکھائیں۔ اور معاہدہ بھی کیا۔ (۱۸۸۵ء)

ان تمام حالات میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی روح مبارک اپنے خالق و مالک کے آستانۂ الوہیت پر جھکی۔ اور سوز و گداز سے نشان کی ملتجی ہوئی۔ تو آپ کو ایک الہام میں ظاہر کیا گیا۔ کہ تیری عقدہ کشائی مشرق جانب ہو گی۔ اور تفہیم ہوشیار پور کی ہوئی۔ (ملخصاً از سیرت المہدیؑ)

جس پر آپ نے قادیان سے مشرقی جانب ہوشیارپور پہنچ کر خدا تعالےٰ سے خلوت میں راز و نیاز کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور وہاں قریباً ایک ماہ کا چلہ کیا۔ جس پر وہ عظیم الشان پیشگوئی آپ کو دی گئی۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل حقائق کا علم ہوتا ہے۔ کہ (۱) اولوالعزم انبیاءؑ نے جب کبھی اپنی قوم سے عزلت نشینی کی۔ اور خدا تعالےٰ سے راز و نیاز کا انہیں خاص موقعہ ملا۔ تو ان کو آئندہ ہونے والے خاص الخاص اہم ذی شان نشانوں سے نوازا گیا۔ مثلاً (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو خود ان کے چچا نے اپنی قوم کی شہہ پر زبردست بائیکاٹ اور سخت مخالفت و اذیت دیئے جانے کا کھلم کھلا اظہار کیا۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا:۔ واعتزلکم وما تدعون من دون اللہ وادعوا ربی عسیٰ ان لا اکون بدعاء ربی شقیا۔ یعنی میں نے اتمام حجت میں حد کر دی ہے۔ اور تم اوچھے ہتھیاروں پر آ گئے ہو۔ اب میں تم سب سے اور تمہارے بتوں سے کلی منقطع ہو کر خدا تعالےٰ کے حضور دعا کروں گا۔ اور عین ممکن ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی دعا کے قبول کرنے او[illegible] نشانات سے نوازنے میں محروم نہ رکھا جاؤں گا۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ ووھبنا لہ اسحاق و یعقوب وکلا جعلنا نبیا۔ ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیا (مریم ۳) یعنی جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے عزلت نشینی کی (اور ہمارے حضور دعائیں کیں۔ کیونکہ یہ خلوت نشینی دعاؤں کے لئے اور ان مخالفوں کو کوئی نشان دکھانے کے لئے تھی) تو ہم نے اسے بشارت دی۔ کہ تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ (جس کو بہت برکت ملے گی) اور اس کی اولاد کو بھی نوازا جائے گا۔ بالخصوص ایک پوتے کو جس کا نام یعقوب ہو گا۔ اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا۔ پھر ان بعد میں آنے والوں کو بھی (اپنی اولاد کے بابرکت ہونے کے اور خدا تعالیٰ کے مقبول ہونے کی) بشارتیں عطا کیں۔ اور ان سب کو غالب پختہ اخلاص والی زبان و شہرت عطا فرمائی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کے ہاں اس کے بعد حضرت اسمٰعیلؑ ہوئے۔ پھر حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ اور پھر یعقوب نافلہؔ پوتے کی بشارت دی۔ پھر یعقوبؑ کی اولاد میں حضرت یوسفؑ اور دیگر انبیاءؑ مبعوث فرمائے۔ یہ سب روحانی برکات و آیات اسی عزلت نشینی اور خاص الخاص دعاؤں کے نتیجے میں عطا ہوئیں۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ وواعدنا موسیٰ ثلاثین لیلۃ واتممنٰھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ .... ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی۔ (اعراف ۱۷)

یعنی موسیٰؑ سے ہم نے وعدہ کیا تیس راتوں کا۔ (کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر ہمارے پاس آئیں) ہم نے ان تیس کو چالیس کی تعداد میں پورا کر دیا (یعنی تیس کی تعداد کا جو وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ بھی اپنے لحاظ سے پوری تھی۔ مگر اس کے ساتھ کسی اور اہم کام کے لئے دس راتوں کا اضافہ کر کے پورا چلہ (چالیس راتوں کی صورت میں) کر دیا۔ اور پھر جب موسیٰؑ ہمارے اس میقات (وقت مقررہ) اور مفوضہ فریضہ کے لئے آئے۔ اور خدا تعالےٰ نے خاص کلام بھی کیا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی عطا کی) تو ان کے دل میں یہ خواہش پھر اٹھی۔ کہ آنے والے موعود عظیم الشان نبی والی تجلی میں خدا تعالےٰ کو دیکھیں۔ تو کہا اے خدا مجھے اپنا آپ دکھائیے۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کو دیکھ۔ اگر یہ پہاڑ اپنی حالت پر رہا۔ تو مجھے دیکھ سکے گا۔ پس جب خدا تعالےٰ نے اس پر وہ تجلی کی۔ (جس تجلی کی موسیٰؑ نے خواہش کی تھی) تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو کہا میں باز آیا اس تجلی میں تجھے دیکھنے سے اور میں پہلا مومن ہوں اس نبی کا۔ ان آیات میں حضرت موسیٰؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم والی خدائی تجلی کو دیکھنے کی خواہش کی تھی۔ ورنہ اپنی ذات سے متعلق خدا تعالےٰ کی مخصوص تجلی تو ان پر ہو رہی تھی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کو اس تجلی میں ہی دیکھ کر تمام گفتگو و تعلیم و تعلم کا کام کر رہے تھے۔ پس نئی تجلی کی خواہش کا پیدا ہونا اور اس نئی تجلی سے خدا کو دیکھنے کی آرزو کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہاں پر کسی اور عظیم الشان نبی والی تجلی سے خدا تعالےٰ کو دیکھنے کی خواہش کی جا رہی ہے۔ تبھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اس تجلی میں تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں میں وہ تجلی اس پہاڑ پر کرتا ہوں۔ اگر یہ اپنے مقام پر قائم رہا۔ تو تم مجھے اس تجلی میں دیکھ سکو گے۔ اس مضمون کی تصدیق قرآن کریم کے دو دوسرے مقامات سے بھی ہوتی ہے۔ ایک مقام وہ جہاں پر قرآنی تجلی کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ لو انزلنا ھٰذا القراٰن علی جبل لراٰیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ (حشر ع ۳) یعنی اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو وہ پہاڑ خدا تعالےٰ کی خشیت سے خشوع و خضوع کرتے ہوئے پھٹ جاتا۔ گویا خدا تعالےٰ کی قرآنی تجلی وہ ہے۔ جو پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرتی ہے۔ دوسرے مقام پر خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علیٰ مثلہ فاٰمن واستکبرتم یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک عظیم الشان گواہ نے اپنے مثیل یعنی ہمارے اس محمد عربیؐ کی شہادت دی تھی کہ آنے والا میرا مثیل ہو کر آئے گا۔ اور اس شاہد نے اس موعود پر اپنے ایمان کا بھی اظہار کیا تھا۔ اور

(باقی دیکھو صفحہ پر)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جماعت احمدیہ کی قومی، سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۴)

مرتبہ مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

ہمارے مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ۱۹۳۲ء میں جب پھر گول میز کانفرنس کے موقع پر تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ کو اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے کا پہلے سے بھی زیادہ موقع ملا۔ جس کا تذکرہ اس زمانہ کے انگلینڈ اور ہندوستان کے اخباروں کے علاوہ گول میز کانفرنس اور ضمنی کمیٹیوں کی کارروائی کی رپورٹوں میں بالتفصیل موجود ہے۔ جب آپ انگلینڈ سے واپس تشریف لا رہے تھے تب واپسی پر آپ کو انگلستان کے نومسلموں نے ۴ار اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ایک الوداعی ایڈریس دیا۔ جس میں اپنے اخلاص اور محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ:۔

انگلستان کے نومسلموں کی طرف سے اظہار عقیدت

"اگرچہ ہم میں سے اکثر سیاسی اور آئینی دنیا سے بہت دور پڑے ہیں تاہم ہم بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی کمیٹیوں کونسلوں اور دیگر جگہوں میں کارگذاریوں سے آپ کی اسلامی محبت۔ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد اور دوسری قوموں کے معاملہ میں غیر جانبداری صاف ظاہر ہوتی رہی ہے اور آپ کے وسیع علم دلپسند اور دلکش اخلاق اور زبردست کیرکٹر نے ارکان حکومت میں نام پیدا کر لیا ہے۔ آپ کا ہندوستان کے دستور اساسی کی عمارت کی تعمیر میں حصہ نیز آپ کے معقول رویہ و نظریہ نے آپ کے لئے ایک ایسا مقام پیدا کر دیا ہے جس کے آپ صرف اس وقت ہی مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ جو ہمیشہ آپ ہی کا حق سمجھا جائے گا۔ آپ کی ذاتی شہرت آپ کی میٹنگوں اور کمیٹیوں کی نیک نامی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس لحاظ سے آپ ہر بڑی سے بڑی عزت کے مستحق ہیں۔ الخ"

(الفضل ۶ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار سیاست کی طرف سے ہدیہ تبریک

مکرم و محترم جناب چوہدری صاحب کی کامیاب واپسی پر ایڈیٹر سیاست نے جو ہدیہ تبریک آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

"ہم بمسرت تمام چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب کو ولائت سے مع الخیر واپس تشریف لانے پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حکومت ہند نے اگرچہ مسلمانوں کو پارلیمنٹ کی ہندوستان کے متعلق مجلس منتخبہ مشترکہ کے لئے نمائندے چننے کا حق نہیں دیا۔ تاہم اس نے خود ایسے مسلمان چنے جنہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق کما حقہ ادا کیا۔ تمام مسلمان نمائندے جس اتحاد و یگانگت سے کام کرتے رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی کامیابی کا بہت بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ اور یوں ہر مسلمان رکن مجلس وغیرہ ہمارے دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ لیکن ان نمائندوں میں سے چوہدری ظفر اللہ خاں اور ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب نے جس قابلیت اور صفائی سے مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا۔ اور جس طرح دلائل سے ہمارے مطالبات کی صداقت کو واضح کیا۔ وہ انہی کا حصہ تھا۔ اور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیابی اور مع الخیر مراجعت پر مبارکباد و خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔" (سیاست لاہور ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

اخبار عادل دہلی کے ذریعہ خواجہ حسن نظامی صاحب کا اظہار مسرت

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اپنے اردو جریدہ روزنامہ عادل دہلی کے صفحہ اول پر اپنے نام سے مندرجہ ذیل دو عنوان "مسلم سیاست کی دو آنکھیں" "میاں سر فضل حسین اور چوہدری ظفر اللہ خاں" جلی الفاظ میں لکھ کر بایں الفاظ رقمطراز ہوئے تھے۔

"اگر خدا نے ہندو قوم کو گاندھی اور جواہر لال اور مالوی جیسے مخلص اور لائق لیڈر دیئے ہیں۔ تو مسلمانوں کو میاں سر فضل حسین اور چوہدری ظفر اللہ خاں جیسے سراپا اخلاص اور لیاقت سے بھرپور لیڈر عطا فرمائے ہیں۔ یہ دونوں مسلمانوں کی سیاست کی دو آنکھیں ہیں۔ بلکہ دو سانس ہیں۔ جو بظاہر دو مگر حقیقت میں ایک ہی ہیں۔ اور مسلمان قوم ان دونوں کے وجود پر فخر کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہے۔ کہ اس نے اس قحط الرجال میں ایسے رہنما اسکو دیئے ہیں۔ جو حریفوں میں بھی بے مثل مانے جاتے ہیں۔

میاں سر فضل حسین نے ہندوستان میں اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے انگلستان میں مسلمانوں کی بے کس قوم کی جو سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کو موجودہ مسلمانان ہند اور ان کی آئندہ نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

آج چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اپنی مسلمان قوم کی خدمات انجام دیکر انگلستان سے واپس آئے ہیں۔ اور پایہ تخت دہلی کے مسلمان تمام مسلمانان ہند کی طرف سے اپنی آنکھوں کا فرش ان کے راستے میں بچھاتے ہیں"۔

"حسن نظامی ۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء"

مسلمان عمائدین دہلی و ہندوستان کی طرف سے شاندار استقبال

۹ر دسمبر۔ دہلی۔ آج رات کو ساڑھے نو بجے فرنٹیئر میل سے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے واپس تشریف لائے۔ دہلی سٹیشن پر مسلمانوں کا ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ جن میں حسب ذیل اصحاب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب ممبر گورنمنٹ ہند۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی آئی ای ممبر اسمبلی۔ محمد یامین خان صاحب ممبر اسمبلی۔ کنور اسمٰعیل علی خاں ممبر اسمبلی۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب ممبر اسمبلی خان ایس ایم عبداللہ صاحب۔ خانصاحب حاجی رشید احمد صاحب۔ خانصاحب حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی۔ مسٹر صالح عبیدی انڈر سکرٹری زراعت۔ اشتیاق احمد صاحب چشتی۔ مسٹر نادر شاہ۔ مفتی شوکت علی فہمی ایڈیٹر عادل۔ محمد نواز صاحب ہاشمی ایڈیٹر اسلامی دنیا۔ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر روزنامہ سلطنت۔ ضیاء الدین صاحب ایڈیٹر الخلیل حافظ حکیم سید محمد ہلال صاحب پیرزادہ درگاہ خواجہ قطب صاحب۔ ۔ ۔ ۔ حضرت خواجہ حسن نظامی خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب۔ میر منشی کمانڈر انچیف۔ خانصاحب سر نواب علی صاحب وغیرہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اسمبلی کی طرف سے اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے دہلی کے مسلمانوں کی طرف سے سنہری ہار پہنائے"۔

(اخبار عادل دہلی ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا قلمی فوٹو خواجہ حسن نظامی صاحب کے قلم سے

خواجہ صاحب ۱۹۳۲ء میں اپنے اخبار کی مختلف اشاعتوں میں چیدہ چیدہ لیڈران ملک کی لفظی تصویریں کھینچا کرتے تھے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے اپنے اخبار منادی میں "چوہدری ظفر اللہ خاں" کے عنوان سے بھی آپ کی تصویر ان لفظوں میں کھینچی تھی۔

دراز قد۔ مضبوط۔ اور بھاری جسم عمر چالیس سال سے زیادہ۔ گندمی رنگ چوڑا چکلا چہرہ۔ فراخ چشم فراخ عقل۔ فراخ علم اور فراخ عمل قوم مسلمان۔ عقیدہ قادیانی۔ چپ رہتے ہیں۔ اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں وزیر اعظم (برطانیہ) وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں۔ اور ہندو لیڈر بھی بادل ناخواستہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے۔ مگر بڑا دانشمند حریف ہے۔ اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خاں کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پالیٹکس۔ پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ تو وہ چوہدری ظفر اللہ ہے۔

میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔

ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے"۔

{اخبار منادی دہلی ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء}

جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب متصل لائلپور کا کامیاب سالانہ تبلیغی جلسہ

(از مکرم محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ انچارج ضلع لائلپور)

۲۲ فروری بروز جمعہ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور کا سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور افادیت کے لحاظ سے کامیاب رہا۔ ضلع لائلپور کی مختلف جماعتوں کے احباب کے علاوہ جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طلباء بھی کافی تعداد میں جلسہ سننے کے لئے آئے۔ غیر احمدی احباب میں سے بھی کثیر التعداد نے ہماری تقاریر سنیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہایت اچھا تھا۔ جس کی وجہ سے آواز گاؤں کے آخری حصوں تک عمدگی سے پہنچ رہی تھی۔

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف گوکھووال پونے نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے پون گھنٹہ تک اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق خدا تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپ کی بعثت کی غرض اسلام کو ہر قسم کے دلائل اور نشانات سے تمام مذاہب پر غالب کرنا اور دنیا کی تمام قوموں کو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ کام خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنی ہمت اور وسعت کے مطابق پوری جدوجہد سے کر رہی ہے۔ اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی دعوت دیتی ہے۔ کہ وہ بھی احمدیت کی غرض و غائیت کو سمجھیں۔ اور ہمارے حالات اور کارگذاریوں کا خود جائزہ لیں اور ہمارے مخالفین کی باتوں پر نہ جائیں۔ اور جب ان پر واضح ہو جائے کہ فی الواقعہ ہی جماعت احمدیہ کی غرض خدمت اسلام ہے۔ تو وہ بھی اس خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اور ہمارے ساتھ مل کر کام کریں۔ تاکہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ جلد آئے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب فاضل سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ نے تقریر کی جس میں آپ نے مثالیں دے کر بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اپنے امام کے حکم کے مطابق دنیا کے مختلف ممالک میں کس طرح دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کے کاموں کے کیسے عمدہ نتائج پیدا فرما رہا ہے۔ اور ہزارہا عیسائی اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہو کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ آپ کے بعد مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر نے نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کی جو مسیح موعود اور مہدی کی آمد کے متعلق تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ان کا پورا ہونا بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا یہ کتنا بڑا ثبوت ہے۔ کہ آپ کے زمانہ کے علماء نے آپ کے خلاف جو کفر کا فتویٰ دیا۔ اس میں وفات مسیح کے عقیدہ کو موجب کفر ٹھہرایا۔ اور آج انہیں علماء کے جانشینوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کہتے ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ اگر احمدی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں تو تم بھی ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ دیا کرو۔ اور اس مسئلہ میں احمدیوں سے بات نہ کیا کرو۔

قریشی صاحب کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق مبلغ فلسطین نے قریباً ایک گھنٹہ تک مدلل عالمانہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ پاکستان کا استحکام۔ اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے میں ہے۔ اسلام جبر و اکراہ کا شدید مخالف ہے اور ہمیں محبت اور دلیل سے بات منوانے کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ نے قانون قدرت اور قانون شریعت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جہاں قانون قدرت میں ہر چیز پابند اور مجبور ہے۔ وہاں قانون شریعت میں جس کا تعلق صرف نوع انسان سے ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو اختیار بخشا ہے۔ کہ اپنا نفع نقصان خود سوچے۔ اور جو طریق مناسب سمجھے اختیار کرے اگر وہ عمدہ طریق اختیار کرے گا۔ تو اُسے فائدہ ہوگا۔ اور اگر برا طریق اختیار کرے گا۔ تو نقصان اٹھائے گا۔ پس ہر بات کی اچھائی اور برائی بیان کر دینے کے بعد اسلام ہر شخص کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہی طریق دنیا میں امن قائم رکھنے کا ہے۔ جو شخص اس کے خلاف دین کے معاملہ میں جبر و تشدد کو جائز سمجھتا ہے۔ اس نے قانون شریعت کو سمجھا ہی نہیں۔ ایسا شخص دین کی خدمت کرنے والا نہیں۔ بلکہ دنیا کے امن کو برباد کرنے کا موجب ہے۔

مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر کے بعد ۱ ½ گھنٹہ کے لئے نماز جمعہ کے لئے وقفہ ہوا۔ خطبہ جمعہ میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا نے جماعت کو اس کی دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جمعہ کے بعد ۲ ½ بجے دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مؤثر اور دلنشین پیرایہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان فرمائے اور بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بلند و بالا روحانی مقام حاصل ہے۔ دوسرا کوئی نبی اس درجہ تک نہیں پہنچا۔ یہ خصوصیت صرف آپ ہی کو حاصل ہے۔ کہ آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور یہی معنی خاتم النبیین کے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ یہی مفہوم ہم سے پہلے مسلمان بزرگوں اور علماء نے بھی بیان کیا ہے۔

قاضی صاحب کے بعد مکرم مولوی ظہور حسین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ سابق مبلغ روس نے نصف گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے قرآن مجید سے استدلال کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل دیئے۔ آخر میں صاحب صدر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے مخالفین کے بعض اعتراضات کے نہایت احسن پیرایہ میں جوابات دیئے۔ اور بتایا کہ ہمارے مخالفین نے ہماری مخالفت اور ہمارے خلاف اعتراضات کا تو محض بہانہ بنا رکھا ہے۔ دراصل وہ اس طریق سے پاکستانی رعایا کے اندر اشتعال پیدا کر کے ملک کے امن کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی منشاء ہے کہ موجودہ نظام درہم برہم ہو کر ایسی فضاء پیدا ہو جائے۔ جس میں وہ اپنی من مانی کر سکیں۔

ہم حکام ضلع کے بہت ممنون ہیں۔ ان کی طرف سے حفظ ماتقدم کے طور پر نہایت عمدہ انتظام تھا۔ مکرم و محترم جناب ملک احمد یار صاحب سندیال پی۔ سی۔ ایس مجسٹریٹ درجہ اول۔ اور مکرم و محترم جناب خان نوشاد علی خان صاحب ڈی۔ ایس۔ پی مع مکرم انچارج صاحب تھانہ صدر لائلپور اور پولیس گارد جلسہ کے شروع سے اختتام تک تشریف فرما رہے۔ گو ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے مخالفین نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ ہمارے حکام کو اپنے دوسرے اہم قومی کاموں کو چھوڑ کر اپنا وقت۔ اور اپنی توجہ اس طرف صرف کرنی پڑتی ہے۔ کہ کسی جگہ بد امنی پیدا نہ ہو۔ مگر اس بات کی ہمیں خوشی ہے۔ کہ ہمارے حکام کو تمام حالات اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور ہماری باتیں اپنے کانوں سے سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کون امن۔ محبت اور رواداری کا حامل ہے۔ اور کون اشتعال انگیزی۔ بد امنی اور انتشار کا موجب ہے۔ پس جیسا کہ صاحب صدر نے بھی جلسہ کے خاتمہ پر اظہار فرمایا تھا ہم ضلع کے حکام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پیشبندی کے طور پر عمدہ انتظام فرمایا۔

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان

بعض اشخاص اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں ہو سکتیں۔ اور بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے۔ تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دیجاتی ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر لکھ دیا کریں۔ لیکن اگر تفصیل لمبی ہو۔ اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہو سکتی ہو۔ تو بذریعہ چٹھی ساتھ ہی تفصیل بھجوا دیا کریں۔ تاکہ رقم بروقت داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی۔ کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حساب میں خرابی پیدا ہوئی۔ تو اُس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دُعا

خاکسار کا لڑکا عزیزم محمد اعظم سلمہ اللہ تعالیٰ واقف زندگی امسال بی۔ ایس سی آنرز کا امتحان دینے والا ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور اصحابہ کرام اور درویشان قادیان دار الامان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ کہ عزیزم موصوف کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ سے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ (محمد رمضان، ربوہ ضلع جھنگ)

پیشگوئی المصلح الموعود کا پس منظر

بقیہ صفحہ ۴ :۔

پیشگوئی ملنے پر کہہ اٹھا تھا۔ کہ انا اول المومنین۔

پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی قوم سے عزلت نشینی کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ قوم یہود کے لئے تورات ملی۔ جو ہزاروں سال ان کے لئے مشعل راہ رہی۔ اور آنے والے سینکڑوں ہزاروں نبی اس پر عمل کرتے کراتے رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی عطا کی گئی۔ جو ابدالآباد تک تمام بنی نوع کے لئے رحمت کا نشان ہوئے۔

(۳) حضرت مریم علیہا السلام کا واقعہ ہے۔ واذکر فی الکتاب مریم اذا نتبذت من اھلھا مکاناً شرقیا الایۃ۔ یعنی اس قرآن میں مریم کا حال بھی پڑھو۔ کہ جب وہ اپنے اعزہ و اہل سے شرقی جانب عزلت نشینی کی غرض سے علیحدہ ہوئی۔ تو اسے ایک روح اللہ نے متمثل ہو کر ایک لڑکے کی بشارت دی۔ اور اس بشارت کی تفصیل میں اس لڑکے کی صفات بھی بتا دیں۔ کہ وہ کن کن صفات کا مالک ہوگا۔ کن کن برکات سماوی کو دنیا میں لانے کا باعث ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ وہ لڑکا عطا ہوا۔ اور اپنی قوم کے لئے برکات روحانی و جسمانی لانے کا باعث بنا۔ بالکل انہی تین واقعات کی طرح یہاں بھی خدا تعالےٰ سے رحمت۔ قدرت اور قربت کا نشان حاصل کرنے کے لئے ایک عزلت نشینی اختیار کی گئی۔ جس کے نتیجے میں خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب فرماتے ہوئے عظیم الشان صفات کے حامل لڑکے کی بشارت دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عزلت نشینی کے معاً بعد ہوشیارپور میں ہی قیام فرماتے ہوئے اس بشارت کو شائع کیا۔ اس میں کم و بیش ڈیڑھ صد امور پر مختلف پیرایوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً

(۱) خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور تضرعات کو شرف قبولیت بخشا اور جو حضورؑ نے مانگا۔ وہ حضور علیہ السلام کو دیا گیا۔

(۲) برکتؔ و رحمتؔ و قربتؔ۔ قدرتؔ۔ فضلؔ و احسانؔ کے نشانات دیئے جاتے ہیں۔ جو کئی قسم کے ہیں۔ اور جن کی انہی الہامات میں تشریح بھی ہے۔ اور اشارات بھی ہیں۔ جو قریباً پچاس تک ہیں۔

(۳) لفظ "تا" سے اغراض و نتائج کے رنگ میں بھی پیشگوئیاں ہیں۔

(۴) پھر دو لڑکوں کی پیشگوئی ہے۔ پہلا وہ لڑکا جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے"۔

(۵) دوسرا وہ لڑکا جس کے متعلق بعد کے الہامات ہیں۔ اور پھر جن کے متعلق چند سال بعد (اس اشتہار ۲۰ فروری کے) کئی دیگر الہامات کے ذریعہ یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ مصلح موعود بھی ہے۔

(۶) اس عظیم الشان فرزند کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ جس نے دنیا میں آفتاب ہو کر خود بھی چمکنا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام و کام پر بھی اپنی کوششوں کے ذریعہ سونے پر سہاگے کا کام دینا ہے۔ اور ان صفات میں کم از کم قریباً پچاس پیشگوئیاں ہیں۔

(۷) پھر اس کے بعد دیگر الہامات و پیشگوئیاں ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کے گھرانے دیگر رشتہ داروں موافقوں اور مخالفوں کے حق میں ہیں۔ وہ بھی صراحت و اشارات کے لحاظ سے بیسیوں پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔

(۸) اور آخر پر تمام مخالفوں کو چیلنج ہے۔ کہ تم بھی اس نشانِ رحمت کے مقابل پر کوئی نشان پیش کرو۔

(۹) اگر نشان نہ پیش کر سکو۔ تو پھر اس عذاب سے بچو۔ جو نافرمانوں اور جھوٹوں کے لئے مقدر ہے۔

۱۸۸۶ء کے اشتہار اور موعود مصلح موعود کی پیدائش جنوری ۱۸۸۹ء سے آج ۱۹۵۲ء تک کم و بیش ۶۳ سال ہوتے ہیں۔ اس لمبے عرصہ کی تاریخ احمدیت اور مخالفین کے حالات کا سرسری جائزہ لے کر دیکھنا ضروری ہے۔ کہ احمدیت کے شاندار درخت کی شاخیں کہاں کہاں پھیلیں۔ احمدیت کے درخت نے روحانی اور مسلمانوں کی سیاسی خدمات کے کیا کیا ثمر پیش کئے۔ مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے کن حالات سے لیکر کس حد تک اپنے متعلق ان پیشگوئیوں کو ظاہر کیا۔ تو پھر آپ کو اس امر کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ واقعی احمدیت ایسا پودا نہیں جو اکھاڑا جا سکے۔ احمدیت کی ترقی ایسی نہیں جس سے قطع نظر کی جائے۔ احمدی جماعت کا اولوالعزم امام ایسا نہیں۔ جس سے وابستگی کے بغیر برکت روحانی مل سکے۔

پتہ جات درکار ہیں

ذیل کے موصی احباب اگر اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے اپنے پتہ جات سے دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔ یا اگر کوئی صاحب ان میں سے کسی صاحب کا پتہ جانتے ہوں۔ تو وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں۔ مہربانی ہوگی۔

(۱) غلام سرور صاحب ولد مولا بخش صاحب وصیت نمبر ۵۴۹۴ (۲) امام الدین صاحب ولد عمر الدین صاحب مرحوم سابقہ سکونت قادیان وصیت ۵۸۳۴

(۳) چودھری کریم بخش صاحب ولد چودھری الہٰی بخش صاحب سابقہ سکونت نیروبی۔ وصیت نمبر ۶۴۶۲

(۴) چودھری عطاء اللہ صاحب ولد چودھری اللہ بخش صاحب سابق سکونت قادیان وصیت نمبر ۵۰۷۹

(۵) شیخ عبد السلام صاحب بھنگالوی ولد شیخ محمد بخش صاحب سابقہ سکونت قادیان وصیت نمبر ۵۱۷ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جرمن نو مسلم کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۲۲-۲-۵۲ کو جماعت احمدیہ سکھر نے اپنے جرمن نو مسلم احمدی بھائی عبد الشکور کنزے کے اعزاز میں چائے کی دعوت کا انتظام کیا۔ ساٹھ ستر کے قریب معززین مدعو تھے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صوفی محمد رفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر نے ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں مکرم عبد الشکور نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مجھے عیسائیت تسکین نہ دے سکی۔ اس لئے میں نے اسلام قبول کیا۔ اور دیگر فرقہ ہائے اسلام پر احمدیت کو اس لئے ترجیح دی۔ کہ یہ ایک زندہ خدا کا تصور پیش کرتی ہے۔ میں اپنی تعلیم کو مکمل کر کے جرمنی کو دعوت اسلام دوں گا۔

(خاکسار قریشی عبد الرحمن سیکرٹری جماعت احمدیہ سکھر سندھ)

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیز کلیم اللہ صاحب یکم مارچ ۵۲ء کو پرائیویٹ طور سے میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ (۲) عزیز سمیع اللہ مارچ میں آٹھویں کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کی دعا فرمائیں۔

(فقیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال لاہور)

(۳) محمود سلیمان امسال دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اس طرح اور دوستوں کے بچے بھی امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کی دعا فرمائیں۔ (۳) محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ کے دو لڑکے نور الحق مظہر، سعید الحق چند دنوں سے بیمار ہیں (محمد عبد الحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ)

(۴) میرے لڑکے میجر سید ممتاز احمد شاہ صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ ایس کو ڈینٹسٹری کی مزید ٹریننگ کے لئے گورنمنٹ پاکستان انگلستان بھیج رہی ہے۔ عزیز سلمہ انشاء اللہ ۲۷ فروری کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ عزیز کے لئے یہ سفر ہر طرح بابرکت ہو۔

(سید غلام حسین شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال)

کمیونسٹ عرب ممالک میں "امن کانفرنس" منعقد کرینگے؟

لندن ۲۸ فروری۔ قاہرہ سے برطانی سفیر نے دفتر خارجہ کو ایک مفصل رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس رپورٹ میں انہوں نے ہدایات کے مطابق مصری حکام کے ساتھ تبادلۂ خیالات کے متعلق اپنا نظریہ بیان کیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایڈن نے اس رپورٹ کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ امکان ہے کہ ہفتہ کو وزیر اعظم مصر اور برطانی سفیر کی ملاقات سے پہلے انہیں مزید ہدایات موصول ہو جائیں گی ــــ اسی سلسلے میں مقامی مبصرین مارچ میں منعقد ہونے والی "اشتراکی امن کانفرنس برائے مشرق وسطیٰ" کے اوقات کے تعین میں خاص دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

"ڈیلی درکر" رقمطراز ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کی طرف سے پابندیوں کے باعث ابھی تک اس کے انعقاد کی تاریخوں اور جگہ کی تعین کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔

اگر یہ کانفرنس منعقد ہوئی تو اسکے ذریعے عربوں کو یقین دلانے کی کوشش کی جائے گی۔ کہ دفاعی منصوبہ بندی غیر ضروری ہے اور روس کے ساتھ قریبی تعلقات رکھنے سے مشرق وسطیٰ میں امن یقینی طور پر قائم ہو سکتا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور مصر میں جلد مصالحت ہو جائیگی؟

دمشق ۲۸ فروری۔ اینگلو مصری سمجھوتے کے متعلق شام میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آزاد پارٹی کے اخبار "العصر الجدید" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں تحریر کیا ہے کہ لوگوں کو یقین ہے کہ اب جلد ہی مصالحت ہو جائے گی کیونکہ طرفین نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ۱۹۳۶ء کا معاہدہ فرسودہ ہو گیا ہے۔ ماہر پاشا کی حکومت کی طرف سے امن و امان قائم کر لینے کے بعد طرفین پر امن ماحول میں بات چیت کر سکتے ہیں۔

جنگ کے بعد سے برطانی پالیسی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ نے نوآبادیاتی پالیسی کو ترک کر کے مقبوضہ ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کر لئے ہیں۔ امید ہے کہ اینگلو مصری تنازعہ بھی جلد ختم ہو جائے گا۔

یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جھگڑے کا جاری رہنا اشتراکی روس کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جو مشرق و مغرب پر حملہ کر کے اپنی سلطنت کو وسیع کرنے کی تاک میں لگا بیٹھا ہے۔ (اسٹار)

کمیونسٹ چین کے رویہ پر مغربی مبصرین کو تشویش

لندن ۲۸ فروری۔ مغربی مبصرین نے چین کے اس الزام کو بڑے اچنبے اور تشویش سے سنا ہے کہ امریکہ کوریا میں جراثیم کی جنگ شروع کر رہا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ اس الزام کی وجہ سے مصالحت کی بات چیت پر اچھا اثر نہیں پڑے گا ــ واضح رہے اب تک روس اس الزام تراشی کی مہم میں شریک نہیں ہوا۔ (اسٹار)

مغربی بنگال میں ۹۰ ہزار ایکڑ مزید زمین زیر کاشت لائی گئی

کلکتہ ۲۸ فروری۔ ایک باوثوق ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی بنگال میں ۵۲-۱۹۵۱ء کے دوران زیر کاشت رقبہ میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اب کے ۹۰ ہزار ایکڑ رقبہ مزید زیر کاشت لایا گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دھان کی فصل کا مستقبل بہتر نہیں کیونکہ زیادہ تر رقبے میں پٹ سن کی کاشت کی گئی ہے

اس رقبے میں سے ۲۹ ہزار ایکڑ میں سالانہ دو فصلیں ہوتی ہیں۔ اور باقی ماندہ ۵۰ ہزار میں سالانہ ایک ہی فصل ہوتی ہے۔ جو غالباً پٹ سن ہے۔ (اسٹار)

رسم تاجپوشی پر دس کروڑ پونڈ خرچ ہو نگے

لندن ۲۸ فروری توقع ہے کہ سرکاری طور پر ملکہ کی رسم تاجپوشی کی تقریب پر دس کروڑ پونڈ خرچ آنے کا امکان ہے۔ مگر مختلف ممالک سے آنے والے سیاحوں کی آمد کے باعث لاکھوں ڈالر اور دیگر غیر ملکی زر تبادلہ کی آمدنی سے یہ خسارہ پورا ہو جائے گا۔ ۱۹۳۷ء میں رسم تاجپوشی پر پانچ کروڑ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔

سکندر اعظم کے مقبرے کی تلاش

قاہرہ ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سکندریہ کی فاروق یونیورسٹی آئندہ سکندر اعظم کے مقبرے کی تلاش کا کام اپنے اہتمام میں لے لے گی توقع ہے کہ مقبرے کے مل جانے کے بعد بہت زیادہ سیاح مصر کی سیر کے لئے آنے لگیں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ نے لیبر وزارت کے زمانہ میں ہی ایٹم بم تیار کر لیا تھا

برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کا انکشاف

لنڈن ۲۸ فروری۔ مسٹر چرچل نے انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ نے ایٹم بم بنا لیا ہے اور اس کی باقاعدہ تیاری کیلئے کارخانہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ان کی قدامت پسند حکومت نے امریکہ سے کوئی "خفیہ یا انفرادی" سمجھوتہ نہیں کیا اور نہ ہی حالیہ سفیر امریکہ کے دوران میں [illegible] سے متعلق برطانوی پالیسی میں کسی تبدیلی کا ذکر اٹھایا گیا ہے۔

ایٹم بم سے متعلق مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ لیبر حکومت کے زمانہ میں بنایا گیا تھا۔

مسٹر چرچل نے کہا کوریا میں متارکہ جنگ کے بعد چینیوں کی غداری کی صورت میں امریکہ کا ساتھ دینے کے متعلق ذمہ داری کو لیبر حکومت نے اٹھایا تھا۔ ہماری حکومت تو صرف اپنے پیشروؤں کی پالیسی کی اصولی تصدیق کر رہی ہے

مسٹر چرچل نے ایٹم بم بنانے کے لئے لیبر حکومت اور ان کے ساتھ کام کرنے والے سائنسدانوں کی تعریف کی اور کہا کہ میں حیران ہوں کہ لیبر حکومت نے اپنی اس کامیابی سے ایوان پارلیمنٹ کو کیوں بے خبر رکھا۔

برطانیہ میں پاکستانی مال کی برآمد

لنڈن ۲۸ فروری۔ گذشتہ سال بہت زیادہ پاکستانی مال برطانیہ بھیجا گیا۔ ۱۹۵۰ء میں ۲،۷۲،۱۹۶،۲۶۰ پونڈ اور ۱۹۵۱ء میں ۴،۸۲،۴،۵۵۷،۴۰ پونڈ کی مالیت کا سامان برآمد ہوا۔ برطانیہ کی طرف سے گذشتہ سال پاکستان کو ۵،۰۳،۲۳۵،۵،۴ پونڈ کی مالیت کا مال گیا اور ۱۹۵۰ء میں ۴،۵۵،۱،۹۸۱،۴۰ پونڈ کا۔ یہ اعداد و شمار برطانی تجارتی بورڈ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ ۱ بجکر ۴۰ منٹ بعد دوپہر کمرہ نمبر ۴ میں پروفیسر عبد القیوم صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور جعفر برمکی کی شخصیت کے موضوع پر مقالہ پڑھیں گے۔

ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب صدر شعبۂ عربی گورنمنٹ کالج لاہور صدارت فرمائیں گے۔

اصحاب ذوق کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ (سیکرٹری)

بہاولپور میں آئینی اصلاحات

بغداد الجدید ۲۸ فروری۔ ریاست بہاولپور کے حکمران نواب صادق محمد عباسی کل ریاست میں آئینی اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کریں گے ان اصلاحات کے تحت عام انتخابات کئے جائیں گے۔ جن میں ہر بالغ کو رائے دینے کا حق ہوگا۔ مجلس کے کل ۴۹ ممبر منتخب کئے جائیں گے دو تہائی کسی ممبر کو نامزد نہیں کیا جائیگا

عمان ۲۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے ماہ کے وسط میں بجٹ پر غور کرنے کے لئے اردنی پارلیمنٹ کا ایک خاص سیشن بلایا جائے گا۔ (اسٹار)

مصری پریس میں وزیر خارجہ پاکستان کا چرچا

قاہرہ ۲۸ فروری۔ وزیر اعظم مصر علی ماہر پاشا نے اخباری نمائندوں کو بتایا ہے کہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ان کی ملاقات دوستانہ تھی۔ مصری اخبارات وزیر خارجہ پاکستان کی مصروفیات کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کے اعزاز میں بہت سی دعوتیں دی گئیں۔ جن میں وزیر اعظم مصر کی مصری دعوت قابل ذکر ہے۔

یوگوسلاویہ کے عیسائیوں کو ہدایت

بلغراد ۲۸ فروری۔ یوگوسلاویہ کی طرف سے رومن کیتھولکس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جون کے خزاں تک یونیورسٹیوں میں ان کے شعبے لازمی طور پر بند کر دیئے جائیں

گرجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اخراجات سے اپنے علیحدہ کالج کھول سکتے ہیں۔ جن کے لئے شاید حکومت بھی امداد دے۔ لیکن شاید ہی گرجے اسقدر سرمایہ فراہم کر سکیں۔ (اسٹار)